بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۱۶ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر (۴۳)

جلد (۶)

گورنمنٹ سے

فی پرچہ ۲

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہین کہ زمین ان لوگون سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہون اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق مین ناپاک کلمات بولتے ہین پست اور ذلیل ہوجاوین خدا کی باتین سچی ہین اور وہ بہرحال پوری ہونگی۔ بہت مبارک ہین وہ جو ان دنون کے جلد لانے مین سعی کرتے ہین اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہین اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہین کرسکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی کثرت مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ مین کافی حصہ حاصل کرسکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہین اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان مین حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشون مین ہماری اخبارین ایک بےنظیر خدمت کر رہی ہین حضرت کی ڈاک مین کئی خطوط مین یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور مین اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہین آپکی بیعت مین شامل ہوتا ہون بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ مین ہنوز داخل نہین ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہین وہ ہمکو درخواست کرتے ہین کہ اخبار انکے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جاوے بعض انجمنون کی طرف سے درخواستین آتی ہین کہ ہمارے کتب خانہ مین آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کردیتے ہین مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہین جس سے ان درخواستون کی تعمیل ہوسکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف سے کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہین ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑون روپے خرچ کرچکا ہے اس واسطے مین نے سوچا ہے کہ ہندوستان مین اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اسمین کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات مین اور کتبخانون اور پبلک لائبریریون مین اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریون مین اخبارون کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہین اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند مین اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کرین یہ ایک بڑے ہی ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان مین امید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرج ہفتہ وار اخبار مین دکھایا جاوے گا۔ والسلام

(مینیجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

بھوتون کا اثر اس ملک کے جاہل لوگ اکثر بیماریون مین کہا کرتے ہین کہ یہ کسی بھوت جن دیو - پری کا اثر ہے ورنہ دراصل بیماری کوئی نہین پھران بھوتون - دیویون اور پریون کے نکالنے والے پیشہ ور بھی موجود ہین - جن کا گذارا ہی اس بات پہ ہے کہ بھوت اور دیو لنکا لاکرین اور روٹی کھایا کرین - پھر ایسے پیشہ ور اپنے پیشہ کو چلایا رکھنے اور لوگون کو اس کے متعلق یقین جانے کے واسطے جو کچھ کیا کرتے ہین - اس سے بھی اکثر لوگ واقف ہین - حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے ہین - کہ دنیا مین جن باتون پر مجھے تعجب ہوا ہے ان مین سے ایک یہ ہے - کہ قرآن شریف مین کہین بھوتون کے نکلنے اور داخل ہونے کا ذکر نہین لیکن مسلمانون مین یہ باتین پائی جاتی ہین اور انجیل ان قصون سے بھری پڑی ہے - لیکن عیسائی لوگ ان امور کے قائل نہین - یہ بات فی الواقع تعجب کی تھی لیکن حال مین امریکہ کے اخبار سے یہ عقدہ حل ہو گیا ہے ایک ڈاکٹر صاحب نے جنہون نے اپنا نام ظاہر نہین کیا شہر نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر نمبر ۳۷ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء مین ایک لمبا مضمون اس بات پر لکھا ہے - کہ عیسائی ممالک مین بھوتون اور پریون کے اثر کے عقائد کے سبب عوام کے علاج معالجہ مین نہایت سخت دقت واقع ہو رہی ہے - اس قسم کے خیالات اگرچہ تعلیمیافتہ لوگون مین کم ہوتے جاتے ہین (اور چونکہ ہندوستان مین صرف اعلے درجہ کے تعلیمیافتہ انگریز ہی آتے ہین اس واسطے ہم لوگون کو خیال ہوا - کہ عیسائی اقوام ایسے توہمات سے بالکل بچی ہوئی ہے - اڈیٹر بدر) لیکن عام عیسائی ایسے خیالات مین بالکل منہمک ہین - بہت دفعہ مجھے نہائت رنج اور غصہ کے ساتھ یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ عوام میرے علاج کو بالکل فضول خیال کرتے ہین اور کسی جادوگر اور بھوت نکالنے والے کو لے آتے ہین جو اپنے عجائب بے معنی کلمات بولتا اور نامعقول مضحکہ خیز حرکات کرتا ہے اور مین چپ چاپ پاس کھڑا رہتا ہون گویا میرا اس مین کوئی کام نہین اور ایک بیمار کے علاج کیواسطے مین کوئی امداد نہین کر سکتا - کیونکہ وہ دراصل بیمار نہین بلکہ آسیب زدہ ہے -

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کئی ایک واقعات ایسے بیان کئے ہین - اور وہ کہتے ہین کہ میرے گرد و نواح مین دیہاتی لوگ سب ایسے ہی خیالات کے ہین اور عیسائیون کے درمیان بھوت جن - پریت اور ان کے آسیب کے توہمات نہائت کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہین - مین خیال کرتا ہون - کہ مسلمانون کے درمیان بھی یہ خیالات عیسائیون کے میل جول کے بعد آئے ہین - کیونکہ ابتدائی اسلامی تواریخ و دیگر کتب مین ان باتون کا کہین ذکر نہین پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے - کہ جب اسلامی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع ہوا اور عیسائی قومین اسلامی جھنڈے کے نیچے امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگین اور ایک ہی شہر مین بلکہ ایک ہی محلہ مین دیوار بدیوار عیسائی مسلمان اس طرح رہنے لگے - جس طرح کہ اس ملک مین اکثر ہندو اور مسلمان ملے جلے رہتے ہین - تو اس وقت عیسائیون کی صحبت نے جاہل مسلمانون کے دلون مین بھی اپنے خیالات راسخ کر دیے اور وہ رفتہ رفتہ پھیل گئے - لیکن تعلیمیافتہ مسلمانون نے کبھی کسی زمانہ مین بھی ایسے خیالات کی تائید نہین کی بلکہ ہمیشہ ان کی بیخکنی مین مصروف رہتے رہے -

ہر جگہ مشنریون کی کامیابی یکرنگ ہے پادری کلا ڈیسر فیرنڈ نے جو شہر ٹوکیو ملک جاپان مین مشنری کا کام کرتے ہین - رسالہ اکلیزی اسٹیکل ریویو مین جو کہ فیلڈلفیا سے نکلتا ہے - ایک مضمون لکھا ہے - جس مین افسوس ظاہر کرتے ہین - کہ جاپان کے اندر مشنری لوگون کی کامیابی صرف ذلیل قومون تک محدود ہے اور اوپر کے طبقہ کے لوگون تک ان کا اثر کچھ نہین پہنچتا -

ہم خیال کرتے تھے - کہ ہند مین ہی مشنری لوگون کا یہ حال ہے - کہ زیادہ تر چوہڑے چمار ہی ان کے قابو چڑھتے ہین - مگر اب معلوم ہوا - کہ ان بیچارون کی قسمت مین ہر جگہ ایسے ہی لوگ آتے ہین -

---

عیسائیت کے مرکز مین تہلکہ مختلف ولایتی اخبارون سے اور ولایتی تار خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کے اعلیٰ مرکز اور ان کے روحانی بادشاہ پطرس کے جانشین پوپ صاحب کے صدر مقام شہر روما مین پادریون کے برخلاف بہت جوش پھیل رہا ہے اور اس جوش کی وجہ کسی مذہبی عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر نہین ہے بلکہ پادریون کی بد اخلاقی اور بدچلنی کے قصے جو مشہور ہو گئے ہین اور ان ممالک مین رومی گرجون اور خانقاہون مین جو کارروائیان ہوتی ہین اور تارک کے مابین جو کچھ ہوتا ہے - اس پر یہ سب ناراضگی اور شور و غوغا پھیلا ہوا ہے اور اس زمانہ مین جس قدر عیسائی دنیا مین موجود ہین ان مین سے سب سے زیادہ وہی لوگ ہین - جو رومی عیسائیت مین - معلوم ہوتا ہے - کہ اب وقت آگیا ہے - کہ عیسائی خواہ وہ کسی شکل مین ہو ہر طرف سے زوال کا سونہہ دیکھے -

صبر کا اجر دین عیسوی مین شریعت تو کوئی ہے نہین موسوی شریعت کو لعنت سمجھا جاتا ہے حضرت عیسے کوئی شریعت نہ لائے تھے - ناچار پادریون کو اپنی شریعت بنانی پڑی - جو کچھ ان کی تنگ خیالی اور محدود علم نے کہا وہی شریعت بن گیا - ان اختراعی قوانین کے درمیان ایک یہ امر بھی تھا کہ کوئی مرد اپنی بیوی کی وفات کے بعد اپنی سالی کے ساتھ نکاح نہین کر سکتا - چونکہ یہ قانون فطرت انسانی کے بخلاف تھا - کیونکہ بیوی کی بہن بہ سبب اس کے کہ اس کی سیرت و صورت فوت شدہ زوجہ کے ساتھ ملتی جلتی ہوتی ہے - مرد کیواسطے بہت ہی تسلی اور آرام کا موجب ہو سکتی ہے - عیسائی قوم کے دانا لوگون نے وقتاً فوقتاً اس پر اعتراض کیا - اور باوجود پادریون کے اختلاف کے اور فتاوی کفر کے آخر پارلیمنٹ نے یہ قانون منظور کر لیا ہے - کہ بیوی کی وفات کے بعد مرد اپنی سالی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے - شگاگو کا اخبار جرنل آف مین ۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء کے پرچہ مین اطلاع دیتا ہے - کہ مانچسٹر مین ایک انگریز کی بیوی فوت ہو گئی تھی - اسے اپنی بیوی کے ساتھ بہت محبت تھی اور بغیر اس کے اسے تشفی نہ ملتی تھی کہ اپنی سالی کے ساتھ نکاح کرے اسکی سالی بھی اس نکاح پر راضی تھی مگر ملک کے قانون سے جو پادریون کے شکنجہ مین جکڑا ہوا تھا ہر دو لاچار تھے - باہمی محبت اس قدر تھی کہ ہر دو نے کسی اور کے ساتھ شادی نہ کی یہان تک کہ اب مرد کی عمر ۷۰ سال اور عورت کی عمر ۶۵ سال ہے اور اب نئے قانون کے نافذ ہونے پر انہون نے نکاح کر لیا ہے -

المفتی

ایک غلطی کی اصلاح

کون سا مریض صرف فدیہ دے سکتا ہو گذشتہ پرچہ اخبار نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۷ کالم اوّل مین یہ لکھا گیا تھا کہ مریض اور مسافر ایام مرض اور ایام سفر مین روزہ نہ رکھین بلکہ ان ایام کے عوض مین ماہ رمضان کے بعد دوسرے دنون مین بصورت صحت اور قیام ان روزون کو پورا کرین۔ اسی عبارت کے اخیر مین یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ "جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہون۔ ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دین"۔ اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہین۔ جن کو کبھی امید نہین کہ پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک نہائت بوڑھا ضعیف انسان۔ یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے۔ کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہوسکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھین۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہین سکتے۔ اور فدیہ دین۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہین۔ کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جاسکے۔ چونکہ اخبار بدر کی مذکورہ بالا عبارت صاف نہ تھی۔ اس واسطے یہ مسٔلہ دوبارہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش ہوُا۔ آپنے فرمایا کہ "صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسون کے واسطے ہوسکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہین رکھتے ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہین۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین مین مجاہدات نہون وہ دین ہمارے نزدیک کچھہ نہین۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھون کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ میرے راہ مین مجاہدہ کرتے ہین انکو ہی ہدایت دی جاویگی۔

پانچ مجاہدے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے دین اسلام مین پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہین۔ نماز۔ روزہ زکوٰۃ صدقات۔ حج۔ اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی[1] ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہین مسلمانون کو چاہیئے۔ کہ ان مین کوشش کرین اور ان کی پابندی کرین۔ یہ روزے تو سال مین ایک ماہ کے ہین۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہین اور ان مین مجاہدہ کرتے ہین۔ ہان دائمی روزے رکھنا منع ہین یعنی ایسا نہین چاہیئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے۔ کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔

مد صدقہ کی جنس خرید کر لینا جائز ہی ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مین مرغیان رکھتا ہون اور ان کا دسوان حصہ خدا کے نام پر دیتا ہون اور گھر سے روزانہ تھوڑا تھوڑا آٹا صدقہ کے واسطے الگ کیا جاتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے کہ وہ چوزے اور وہ آٹا خود ہی خرید کر لون اور اس کی قیمت مد متعلقہ مین بھیجدون۔

فرمایا۔ ایسا کرنا جائز ہے۔

نوٹ۔ لیکن اس مین یہ خیال کر لینا چاہیئے۔ کہ اعمال نیت پر موقوف ہین۔ اگر کوئی شخص ایسے اشیاء کو اس واسطے خود ہی خرید کر لیگا۔ کہ چونکہ خرید اور فروخت ہر دو اس کے اپنے ہاتھ مین ہین۔ جیسی تھوڑی قیمت سے چاہے خرید لے تو یہ اس کے واسطے گناہ ہوگا۔

ایک قابل تقلید نمونہ

احمدی برادران! ہمارے مکرم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکہ دار کمسریٹ نے انبالہ چھاونی کے نام نامی سے واقف ہین۔ انہون نے ایک رسالہ منظوم بنام "صبر جمیل بر قول خلیل" ایک مولوی صاحب کے منظوم رسالہ کے جواب مین تصنیف کیا اور اس کو چھپوایا اور مفت تقسیم کیا اس کی خوبیٔ بیان اور طرز ادا بالکل احمدیت کے اصول کے موافق نرمی اور حلم پر مبنی ہے۔ احباب پڑھ کر محظوظ ہون گے۔ اس کی پانسو جلد شیخصاحب نے نہائت علو ہمتی اور فیاضی سے دارالامان قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کو عطا فرمائی ہین۔ اور چونکہ یہ رسالہ میری اصلاح و ترمیم و نگرانی مین طبع ہوُا ہے اور میرے ہی پاس امانت تھا اس لیے حسب الایمائے شیخصاحب موصوف ۵۰۰ جلدین بہشتی مقبرہ کے ڈپو مین پہنچا دی ہین۔ احباب احمدی اس کو خرید کر اعانت سلسلہ مین حصہ لین اور ثواب حاصل کرین۔ اور شیخصاحب کو دعائے خیر سے یاد فرمادین۔

خاکسار
منشی فاضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو۔ کہ مین نے قادیان مین اپنی دوکان مین۔ کلاہ۔ لنگی پشاوری۔ ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا۔ بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہین قریباً پانچ سال سے مین یہ دوکان کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہین تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین۔ نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا۔ اگر کوئی شے کسی کو ناپسند ہو۔ تو واپس لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔ احمد نور مہاجر۔ سوداگر کابلی۔ قادیان۔

دُعا مدد

برادرم منشی ظفر احمد صاحب بیمار ہین۔ احباب سے درخواست دُعا ہے۔

محمد علی صاحب اشرف اپنے بیمار باپ کے واسطے احباب کی خدمت مین درخواست دعا پیش کرتے ہین۔

رسید زر

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۹۱۵۔ مولوی غلام رسول صاحب سے ر
۵ " " " ۱۸۱۵۔ محمد صادق علی صاحب سے ر
۵ " " " ۸۳۵۔ محمد امام الدین صاحب سے ر
۵ " " " ۹۲۵۔ سردار خان صاحب ۱۲ ر
۵ " " " ۹۱۳۔ بابو خدا بخش صاحب عہ ر
۶ " " ۱۶۱۵۔ ابوبکر بن محمد جمال یوسف سے ر
۷ " " " ۸۲۸۔ قادر خان صاحب سے ر
۸ " " " ۱۱۹۸۔ شیخ حسن محمد صاحب عہ ر
۹ " " " ۱۷۷۰۔ منشی محمد علی صاحب عہ ر
۹ " " " ۱۸۱۶۔ محمد محسن صاحب عہ ر
۹ " " " ۱۷۸۶۔ محمد ابراہیم صاحب عہ ر

[1] اس زمانہ مین سیفی کی ضرورت نہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۶ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۱ - اکتوبر ۱۹۰۷ء ۱ - من عاد ولیا لی فکانما خر من السماء

ترجمہ - جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا

۲ - انی موجود فانتظر

ترجمہ - میں موجود ہوں انتظار کر۔

۳ - لا یُھَدُّ بناءک وتوتی من رب کریم -

ترجمہ - تیری بنا توڑی نہ جاویگی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا۔

۴ - وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک

فرمایا - انی موجود کا الہام ان لوگوں کے جواب میں معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب سے پیش آتے ہیں کہ گویا خیال کرتے ہیں کہ خدا موجود نہیں - خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں موجود ہوں معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ہو رہا ہے۔

کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیاں ہو رہی ہیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسماۃ مالن بی بی ہمشیرہ محمد نظام الدین لاہور	مسمات جھنڈو تلون ضلع جالندھر
میاں عطار محمد صاحب - لودیانہ	مسمات عظمت بی بی " " "
میاں غلام محمد صاحب - بھینی شرقپور لاہور	مسمات ام کلثوم " " "
مسماۃ عائشہ اہلیہ غلام محمد " " "	مسمات جنت بی بی " " "
ابراہیم صاحب " " "	مسمات رحیم بی بی " " "
ہاجرہ اہلیہ ابراہیم " " "	مسمات خوشی محمد " " "
میاں عبد الحکیم " " "	میاں عبد الرحمان " " "
میاں محمد علی " " "	میاں عبد الخالق " " "
میاں اسمٰعیل " " "	میاں محمد اسحٰق " " "
مسماۃ زینب " " "	والدہ عبد الرحمن موضع پیر عبد الرحمن بہنگ
مسماۃ فاطمہ " " "	عبد الحق - سمندر پور ضلع پٹنہ
مسماۃ کرم نسار تلون ضلع جالندھر	منشی جلال دین موضع للو ضلع لاہور

اطلاع عام

بعض صاحبان غلطی سے اخبارات کے مضامین کے متعلق یا چندوں کے متعلق کچھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کی اطلاع کیواسطے پہلے بھی کئی دفعہ لکھا گیا ہے اور اب پھر اعلان کیا جاتا ہے - کہ حضرت اقدس کو ان اخبارات کے مضامین یا انتظام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں حضرت اقدس کو ایسا لکھنا ان کو بیفائدہ تکلیف دینا ہے۔

اختر بٹالہ

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار جس کے ایڈیٹر قاضی غلام محی الدین اختر صاحب ہیں۔ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلنا شروع ہوا ہے - جس کے دس نمبر اس وقت تک نکل چکے ہیں - اخبار بدر کی تقطیع پر بارہ صفحے کا ہے - جہاں تک ہمیں معلوم ہے - ضلع گورداسپور میں قادیان کے اخبارون کے بعد یہ پہلا اخبار ہے - اخبار میں اسلامی مذہبی مسائل اور صوفیا کے کلام اور اشعار کے علاوہ عام دلچسپی کی خبریں اور ملکی مضامین بھی ہوتے ہیں - قیمت سالانہ عام خریداروں سے مبلغ عہ مقرر ہے۔

خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن بنا سکتا نہین عیسیٰ کا ثانی!

حاشا و کلا میرا یہ عقیدہ نہین اور نہ ہی کسی ایسے شخص کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتا ہو۔ تو پھر ضرور آپ مندرجہ عنوان شعر کے لکھنے کی وجہ دریافت فرمانے کے درپے ہون گے۔ سنئے حضرت مین آپ کو زیادہ انتظار مین نہین رکھنا چاہتا۔ دنیا مین باوجود ہر قسم کی ترقی علم و دانش کے ایسے لوگ بھی موجود ہین۔ جو کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر اللہ تعالےٰ کے دلہنے بازو بیٹھے ہوئے ہین اور آخری زمانہ مین قیامت کے قریب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سنوارنے اور سدہارنے کے لئے آسمان سے اُترین گے۔ عیسائی صاحبان تو ان کے حق مین جو کچھ بھی بیان کرین وہ تھوڑا ہے کیونکہ ان کے اعتقاد مین تو وہ خدا کے اکلوتے بیٹے بلکہ خود خدا خالق ارض والسماء ہوئے۔ مگر مسلمان کہلا کر اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو کر عیسائیون کی تائید کرنا اور ان کی ہان مین ہان ملانا شقاوت کے قریب اور سعادت سے بعید نہین تو اور کیا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ ع کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑھنے اور پھر اس قدر عرصہ دراز تک خلاف قانون قدرت وہان پڑا رہنے وغیرہ پر معقولی اور منقولی اعتراض کئے جاوین۔ تو اکثر گھبرا کر کہدیا کرتے ہین۔ کہ میان اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ مگر میرے نزدیک بلکہ ہر ایک ذی شعور کے نزدیک اس معاملہ مین تو اللہ تعالےٰ کی نہائیت درجہ کی کمزوری، تنگی اور ناتوانی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی موجد و مخترع کسی قسم کی کل یا آلہ ایجاد کرتا ہے یا کوئی مصنف کتاب تصنیف کرتا ہے۔ تو قاعدہ ہے۔ کہ پہلی دفعہ کی نسبت نظر ثانی و ثالث کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ ترمیم کر کے بڑہا دیا کرتا ہے۔ بلکہ جتنی دفعہ از سر نو کل یا آلہ تیار کیا جاوے۔ اس مین کوئی نہ کوئی پرزہ نیا بطرز جدید بڑہانا خود بخود سوجھ جاتا ہے یا کتاب کو دوبارہ سہ بارہ چھپوایا جاوے۔ تو اس مین کوئی نہ کوئی نیا مضمون بطور ضمیمہ اضافہ کئے بغیر نہین رہا جا سکتا مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے ہی دفعہ بنا کر۔ باقی مخلوقات کی طرح مار دینے اور فنا کرنے مین متامل اور متفکر ہو رہا ہے کہ اتفاقاً ایسا عمدہ اور آلہ کاری حربہ (عیسیٰ علیہ السلام) میرے ہاتھ سے تیار ہو گیا ہے جو آخری زمانہ مین بگڑے ہوئے لوگون کے درست کرنے کے لئے بہت بڑا کام دیگا اگر اس کو بھی باقی مخلوقات کی طرح مار دیا جاوے۔ تو پھر شاید ایسا عمدہ اور اعلیٰ قسم کا آلہ (عیسیٰ علیہ السلام) اور بے مثل ہتھیار دوسری دفعہ نہ تیار ہو سکے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا۔ قربان جایئے ایسی قدرت کاملہ کے۔ ناظرین نہائیت ٹھنڈے دل سے انصاف کو مد نظر رکھ کر غور فرماوین۔ کہ اس حالت مین کمال قدرت ہے۔ یا اس رنگ مین قدرت اور جلال کمالیت پر نظر آتا ہے۔ کہ ایک دم مین ایک کُن کے اشارے سے ہزارون لاکھون عیسیٰ ع پیدا کر دے۔ توحید اور رسالت ہی پر تو ایمان کی بنیاد ہے اور ان دونون کو یہ عقیدہ جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ اول توحید۔ آلہی صفات اور خدائی افعال مین عیسیٰ علیہ السلام شریک ہوئے اور اللہ تعالےٰ بجائے قادر مطلق ہونے کے کمزور اور ناتوان ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے پیدا شدہ انسان تو عقل خداداد کی رسائی سے اپنی صنعت و کاریگری مین نئی نئی ایجادین بڑہا سکین اور دستکاریون مین ابتدائی حالتون سے خواہ مخواہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے جاوین۔ مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق عیسیٰ علیہ السلام کو اگر باقی مخلوقات کی طرح مار دے تو مشکل بلکہ محال ہے۔ کہ دوبارہ عیسےٰ علیہ السلام کا ثانی پیدا کرنے پر قادر ہو سکے اسی واسطے تو بہ ہزار مشکل و دشواری قریباً دو ہزار سال سے عیسےٰ علیہ السلام کو کبھی زمین پر کبھی آسمان پر سنبھال سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ مبادا مر جاوے۔ تو پھر ایسا چلتا پرزہ مجھ سے تیار نہ ہو سکے۔ دوم رسالت کی تو اس گندے عقیدے نے وہ کچھ ہتک اور بے عزتی اور بے حرمتی کی ہے۔ کہ کچھ کسر باقی نہین چھوڑی پر نہین چھوڑی۔ کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یون تو افضل الرسل۔ ہادی السبل۔ رحمت للعالمین۔ خاتم النبیین باعث کائنات۔ فخر موجودات ہین۔ کتاب جو ان پر نازل ہوئی وہ خاتم الکتب ہے۔ امت آپ کی سب اُمتون کی سردار ہے۔ اس اُمت کے علما انبیائے بنی اسرائیل کی مثل ہین۔ باقی نبی تو اپنی اپنی قوم کے لئے آئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سنوارنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ غرض کہنے اور بیان کرنے کو تو سارے جہان کی فضیلتین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت مین جمع ہین۔ مگر آخر کار جب موقعہ آیا تو ساری شیخیان کرکری ہو گئین۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام باوجود پیرانہ سالی اور عمر رسیدہ اور پیر فرتوت ہونے کے اتنی دور سے (آسمان) اُترنے کی تکلیف گوارا کرین گے۔ پھر نبوت اور رسالت کا جامہ اُتار پھینکین گے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بن کر اسی قرآن اور حدیث پر عملدرآمد کرین گے۔ اور بہزار دقت قسمین کھا کھا کر لوگون کو سمجھائین گے اور بصد مشکل ان کے ذہن نشین کرین گے۔ کہ بھائیو! مین اب وہ پہلا عیسیٰ علیہ السلام رسول اور نبی نہین رہا۔ اور نہ میرا اب انجیل مقدس اور عیسائی قوم سے کسی طرح کا کچھ تعلق اور علاقہ باقی ہے۔ مین تو آج کل اپنے اصلی عہدہ سے معزول ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ کا اُمتی بن کر ان کی امت کو سنوارنے اور سدہارنے کے لئے آیا ہون کیونکہ: تو اللہ تعالیٰ ایسی میرے جیسا دوسرا آدمی پیدا کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل۔ اولاد۔ اصحاب۔ امت مین کوئی ایسا لائق آدمی پیدا ہوا جو اس مہم کو پورا کرتا۔ اور اس عقدے کو حل کرتا اور ایسے بڑے کام کو سنبھال سکتا۔ مجبوراً مجھ کو اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی اور اتنا لمبا عرصہ اور مدت دراز تک کہ باقی نبی اور رسول اپنا اپنا کام کر کے داخل جنت بھی ہو گئے۔ میرا مردہ خراب ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میرے جیسا آدمی بنانے پر قادر ہوتا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی مین کچھ تاثیر ہوتی اور کوئی شخص ان کی اُمت مین سے اس اہم کام کے بیڑا اُٹھانے کے لائق ہوتا۔ تو کیون آج میری مٹی خراب ہوتی۔ سو بقول ان لوگون کے یہ شعر لکھا گیا ہے + خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن ۔ بنا سکتا نہین عیسیٰ کا ثانی۔ شائد کسی سعید روح کو فائدہ پہونچ جاوے۔

گلاب الدین۔ احمدی رہتاسی

دعا مدد

برادر محمد عثمان صاحب جے پور سے اپنی بیمار والدہ کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب بمقام شملہ)

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

اما بعد حضرات! میرے مضمون کا عنوان ہے۔ مسلم اور غیر مسلم مین مابہ الامتیاز۔ یعنی ایک ایسے معیار کا قائم کرنا جس سے ایک اسلام کے پیرو کی دوسرے مذاہب کے ماننے والون سے تمیز ہو جاوے۔ پیشتر اس کے کہ مین اس معیار کو آپ کی خدمت مین عرض کرون۔ مین یہ مناسب خیال کرتا ہون۔ کہ مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کی جاوے۔ پس واضح ہو کہ لغت عرب مین اسلام اس کو کہتے ہین کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جاوے یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپین یا یہ کہ صلح کے طالب ہون اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دین اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہین۔ جو اس آیت کریمہ مین اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن۔ یعنے مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو خدا تعالیٰ کی راہ مین سونپ دیوے یعنے اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادون کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کامون پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتین اس کی راہ مین لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لیوے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیان جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہین بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ مین اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے اور اس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہون۔ کہ اس کا وجود معہ اپنی تمام باطنی و ظاہری قوت کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ مین وقف ہو جاوے اور جو امانتین اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہین پھر اُسی معطی حقیقی کو واپس دی جاوین اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ مین بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے اور وہ یہ بات ثابت کر دیوے۔ کہ اس کے ہاتھ پاؤن دل اور دماغ۔ اس کی عقل اور فہم۔ اس کا غضب اور رحم اس کا حلم اور علم۔ اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتین۔ اس کی عزت اور مال اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالون سے پیرون کے ناخنون تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہان تک کہ اس کی نیات اور اس کی دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہین کہ جیسے کسی شخص کے اعضا اس کے تابع ہو جاتے ہین۔ غرض یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ صدق قدم اس درجہ تک پہونچ گیا ہے۔ کہ جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہین۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضا اور قوے الٰہی خدمت مین کلی طور پر لگ گئے ہین اور ایک اور جگہ قرآن مجید مین خداوند کریم نے مسلمان کی تعریف کی ہے اور وہ یہ ہے کہ قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون۔ والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوٰۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علیٰ ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین۔ فمن ابتغیٰ وراء ذالک فاولٰئک ہم العادون۔ والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم علیٰ صلواتہم یحافظون۔ ترجمہ۔ ان مومنون نے فتح پائی۔ جو اپنی نمازون مین عجز و نیاز کرنے والے۔ لغو سے مُنہ پھیرنے والے۔ زکوٰۃ دینے والے۔ اپنی شرمگاہون کو اپنی بیویون اور لونڈیون کے سوائے اورون سے بچانے والے ہین۔ ایسون پر کوئی ملامت نہین۔ پر جو اس کے سوائے چاہتا ہے۔ ایسے ہی لوگ سرکش ہین جو اپنی امانتون اور عہد کی نگہداشت کرنے والے اور اپنی نمازون کی حفاظت کرنے والے ہین۔ غرض ان آیات سے اور اوپر والے بیان سے معلوم ہُوا کہ کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتون اور خواہشون اور ارادون کے حوالہ بخدا نہ کر دے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اُٹھا کر اسی کے راہ مین نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا۔ کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اس مین پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس مین بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہو۔ خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کیلئے ہزارون موتون کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری مین ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے۔ کہ گویا وہ کھا جانیوالی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے۔ یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتون کے ساتھ بھاگنا چاہیئے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کیلئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخمون سے مجروح ہونا قبول کرے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات چھوڑ دے اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہین اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرائق سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور مین محض اللہ کے لئے اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہونچاوے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے۔ اور ان کی دنیا و آخرت دونون کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔ غرض جو شخص صفات متذکرہ بالا سے متصف ہو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے تمام کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر رکھے ہین اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خدمت مین لگا رکھا ہے۔ اس کے بعد ایک گروہ ایسا ہے۔ جو اوپر والی باتون سے انکار کرتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی وحدانیت مین دوسرون کو شریک ٹھہراتا ہے۔ اپنے بتون اور دیوتاؤن سے ایسی ایسی مرادین مانگتا ہے جن کا عطا کرنا صرف خدا کے ہاتھ مین ہے اور اس قادر مطلق کی عطا مین ان کو شریک بناتا ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مولوی صاحبان! آنحضرت صلعم کی توہین تو نہ کرو

مس شیطان سے پاک کون ہے

۱۹ اکتوبر ۱۹۱۰ء کی صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بمعہ خدام سیر کے واسطے تشریف لیگئے۔ فرمایا۔ مین نے ایک مولوی صاحب کی ایک تازہ تصنیف پڑہی ہے۔ جس مین لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ اور اس کی ماں مریم کے سوائے مس شیطان سے دنیا مین کسی کی پیدائش پاک نہین۔ صرف یہی دو نفس مریم اور ابن مریم مس شیطان سے پاک ہین اور بس۔ اس عبارت کو پڑھکر مجھے بہت ہی افسوس ہوا۔ کہ ہمین تو یہ لوگ کافر کہتے ہین۔ اور اپنا یہ حال ہے۔ کہ تمام انبیار اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو پاکون کے سردار ہین۔ نعوذ باللہ مس شیطان سے محفوظ نہین سمجھتے۔ گویا ان کے نزدیک نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مین شیطان کا حصہ تہا۔ مگر حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کی پیدائش مین شیطان کا حصہ نہ تہا۔ بار بار افسوس آتا ہے۔ کہ ان لوگون کی حالت کہان تک پہونچ گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اسلامی غیرت کہان گئی

فرمایا۔ یہ لوگ اپنے اس دعوے کی دلیل مین ایک حدیث پیش کرتے ہین جو صحیح بخاری مین ہے۔ اور نہین سوچتے۔ کہ سب سے مقدم تو قرآن شریف ہے۔ قرآن شریف مین لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے شیطان کو کہا کہ ان عبادی لیس لک علیہم سلطان۔ میرے بندون پر تجھے کوئی غلبہ نہین۔ کیا آنحضرت صلعم ان کے نزدیک عباد مین شامل نہ تھے۔ اول تو جو حدیث قرآن شریف کے مخالف ہو وہ حدیث ہی نہین۔ خواہ بخاری مین ہو اور خواہ مسلم مین ہو۔ دوسرا جس حدیث سے حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ حبیب خدا محبوب الٰہی کی تمام نبیون کے سردار کی اس قدر ہتک اور توہین لازم آتی ہو۔ کیونکر ایک مسلمان کی غیرت مان سکتی ہے کہ اسے صحیح حدیث تسلیم کرے ان لوگون مین کچہہ شرم اور حیا باقی نہین رہی۔ جو آنحضرت ؐ پر ایسا ناجائز حملے کرتے ہین۔

حدیث کے صحیح معنی کیا ہین

فرمایا۔ اگر ان لوگون مین آنحضرت ؐ کی کچہہ محبت ہوتی۔ تو یہ لوگ اس حدیث کے یہ معنے نہ کرتے۔ ہر ایک کلام کیواسطے ایک شان نزول ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف مین حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مریم کیواسطے ضرورتاً اس قسم کے لفظ بولے گئے ہین کہ مریم صدیقہ تہی اور حضرت عیسیٰ کا روح خدا کی طرف سے تہا۔ ایسا ہی حدیث مین ضرورتاً یہ کلمات بولے گئے ہین کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش مس شیطان سے پاک تہی اور یہ ضرورت اس طرح سے واقعہ ہوئی تہی۔ کہ یہودی لوگ کہا کرتے تھے بلکہ ابتک کہتے ہین کہ حضرت مریم نعوذ باللہ زانیہ تہین اور یسوع کی پیدائش ناجائز تہی اور مس شیطان سے تہی۔ اس الزام کے جواب مین خدا تعالےٰ نے اپنے پاک کلام مین اور نبی کریم صلعم نے حدیث شریف مین یہ بات فرمائی۔ کہ یہ الزام جھوٹے ہین۔ بلکہ مریم صدیقہ تہی اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش مس شیطان سے پاک تہی۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی والدہ ماجدہ کے متعلق کبہی کسی کافر کو ایسا وہم و گمان بہی نہ ہوا تہا بلکہ سب کے نزدیک آپ اپنی ولادت کی رو سے طیب اور طاہر تہے اور آپ کی والدہ عفیفہ اور پاک دامن تہی اس لئے آپ کی نسبت یا آپ کی والدہ ماجدہ کی نسبت ایسے الفاظ بیان کرنے ضروری نہ تہی۔ کہ وہ مس شیطان سے پاک ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ ماجدہ کی نسبت یہودیون کے بہتان کی وجہ سے ایسے بری کرنیوالے الفاظ کی ضرورت پڑی۔ یہی حال دیگر انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ ان کے متعلق بہی نہ کبہی ایسا اعتراض ہوا اور نہ اس کے دفعیہ کی ضرورت کبہی محسوس ہوئی۔ افسوس ہے۔ کہ ان علماء کو یہ خبر بہی نہین کہ یہ بات کیون قرآن و حدیث مین ذکر کی گئی ہین۔ وہ نہین جانتے کہ ایسی باتین کسی بہتان کے دفع کرنے کے لئے آتی ہین۔ قرآن شریف مین لکھا ہے۔ کہ مریم صدیقہ پر ایک بڑا بہتان باندہا گیا تہا۔ اسی واسطے خدا تعالیٰ نے اس کا نام صدیقہ رکہدیا۔ افسوس ہے ان لوگون کے اکابر سمجھتے ہین اور نہ ان کا اقتدا کرنے والون کو کچہہ خیال آتا ہے کہ ایسے عقیدہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر داغ لگایا جاتا ہے اگر قرآن شریف مین خدا کے بندون کا مس شیطان سے پاک ہونے کا ذکر بہی نہ ہوتا۔ تب بہی رسول کریم صلعم کی محبت اور عظمت اور آپ پر ایمان کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے تہا کہ ایسا ناپاک عقیدہ آپ کے متعلق نہ رکہا جاتا۔

خدا کا ارادہ انبیاء کے متعلق

حضرت مریم کے متعلق یہ دعا تہی کہ اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطن الرجیم۔ مگر یہ دعا بہی اسی اعتراض کے رفع کرنے کیواسطے ذکر کی گئی ہے۔ ورنہ خدا کے انبیاء اور اولیا کے متعلق تو پہلے سے اللہ تعالیٰ کا خاص ارادہ یہ ہوتا ہے کہ انکو مقدس رسول بنایا جاویگا وہی ارادۂ الٰہی ابتداء سے ان کی پیدائش اور تمام اُمور کو مقدس رکہتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام تو مادر زاد پاک ہوتے ہین اور شیطان سے دور رکھے جاتے ہین۔ دنیا مین پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رحمانی اور دوسری شیطانی۔ خدا تعالےٰ کے تمام نیک بندون کی پیدائش رحمانی ہوتی ہے۔ شیطان کا اس مین کوئی دخل نہین ہوتا۔ اور انہین کے متعلق کہا جاتا کہ روح منہ ان کا روح خدا کی طرف سے ہوتا ہے اس مین حضرت عیسےٰ کی کوئی خصوصیت نہین ہے خدا تعالےٰ کے تمام نیک بندون کی روح خدا کی طرف سے آتی ہے۔

زمخشری مین اسلامی غیرت تھی

فرمایا۔ زمخشری نے بخاری کے حاشیہ مین اس حدیث کے یہی معنے کئے ہین جو ہم کرتے ہین۔ یہ علماء زمخشری کو اچھا نہین سمجھتے۔ مگر ہمارے خیال مین وہ ان علماء سے بہتر اور افضل تہا۔ گو معتزلی تہا مگر اس کے ایمان نے گوارا نہ کیا کہ آنحضرت صلعم کی عظمت پر داغ لگا دے بلکہ اس کے دل مین اسلامی غیرت اور محبت نے جوش مارا۔ اصل مین ان لوگون مین تزکیہ نفس نہین ہے۔ جب انسان تزکیہ نفس اختیار کرتا ہے۔ تو قرآن شریف کے معانی اور معارف اس پر کہولے جاتے ہین۔

ضرورت مجدد

فرمایا۔ ان علماء نے ایسے عقائد کے ساتہہ عیسائیون کی بہت امداد کی ہے۔ حضرت عیسیٰ کو خصوصیت کے ساتہہ ایسے صفات دیتے ہین اور کہتے ہین کہ دوسرے انسانون مین یہ باتین نہین پائی جاتین۔ عیسائیون کو اس سے مدد ملجاتی ہے کہ جب تم خود کہتے ہو۔ کہ یہ صفات کسی انسان مین نہین پائے جاتے تو ضرور ہے کہ وہ خدا ہو جسمین خاص بلا شراکت غیر ایسے صفات پائے جاتے ہین اس وقت اسلام پر دو بڑے فتنے ہین ایک تو بیرونی فتنہ ہے کہ کئی لاکہہ آدمی مرتد ہوکر عیسائی ہوچکا ہے اور باقی بہت سے نیم مرتد پہرتے ہین ارتداد کے دروازے ہر طرف سے کہلے ہین دوسرا بیرونی فتنہ ہے۔ کہ مسلمان لوگ اپنے عقائد کے ساتھ اس ارتداد مین امداد کرتے ہین کیا ایسے فتنہ عظیمہ کیوقت کسی مجدد کے آنیکی ضرورت نہین ہے قاعدہ ہے کہ جس قسم کی اصلاح کیواسطے کوئی شخص دنیا مین آتا ہے اس کیمطابق اس کا نام بہی رکہا جاتا ہے چونکہ اس زمانہ مین بڑا فتنہ عیسویت کا تہا اس واسطے اس کی اصلاح کیواسطے جو مجدد بہیجا گیا۔ اس کا

کششِ ثقل

(رقم زدہ اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی ثم قادیانی)

بظاہر کشش ثقل یا کشش اتصال یا قوت جاذبہ کا تعلق ہے - اجسام اور اجزائے اجسام (ذرات) سے - صوفیہ کرام اور حکمائے اشراقین کو چھوڑ کر اگر قدیم زمانہ کے متکلمین اور حکمائے مشائین کے فلسفہ کے موافق اجسام کے متعلق کماہی آگاہی حاصل کرنا چاہیں - تو اول ہم کو ہیولیٰ اور صورتِ جسمیہ کی تحقیق پھر ہیولائے اولیٰ - ہیولائے کُل (ہیولائے مطلق) ہیولائے طبیعت - ہیولائے صناعت وغیرہ - پھر جوہر بسیط - پھر ہویت پھر کمیت پھر کیفیت پھر جسم مطلق کے گورکھ دھندوں کو سلجھانا پڑتا ہے - پھر اس کے بعد اجزائے لایتجزی یعنی ذراتِ دمقراطیسی یا دقائق یا پرمانو یا اٹمس کا مرحلہ آتا ہے - یہ بھی اگرچہ ہیں تو بہت صاف اور آسان باتیں مگر اس موقع پر مصنف ستیارتھ پرکاش جیسے سادہ لوح اشخاص ہی نے دھوکہ نہیں کھایا - بلکہ عبد الکریم شہرستانی نے بھی سوامی دیانند جی کی طرح فاحش غلطی تو نہیں مگر ایک ٹھوکر ضرور کھائی ہے - اس مرحلہ کے طے کرنے میں حلول - حیز قار - وغیرہ چند اصطلاحوں سے بھی اول ضرور واقفیت حاصل کرنی پڑے گی - کوئی کہتا ہے جسم غیر مرکب ہے - کوئی کہتا ہے یوں نہیں بلکہ یوں کہو کہ جسم انقسام غیر متناہی کا قابل ہے - کوئی کہتا ہے یوں بھی نہیں بلکہ یوں کہو جسم فی ذاتہٖ متصل ہے وغیرہ وغیرہ پھر مکان - جہت محیط - محاط مطلق - مقید - بعد - محدد جہات - بسیط حیز طبعی وغیرہ کے دقیق مسائل طے کرنے پڑیں گے - پھر حرکت - محرک - متحرک - متزاحم - قاسر وغیرہ کی نوبت آئیگی مذکورہ بالا ترتیب کے ساتھ تمام مراتب کو طے کرنے اور اعلیٰ درجہ کی تفصیلی واقفیت حاصل کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنا نصیب ہوگا - کہ ہر جسم کے لئے ایک طبعی حیز ہے اور کسی قاسر کے سبب سے جسم اس طبعی حیز سے جدا رہ سکتا ہے - جب قاسر نہ رہیگا - تو جسم بالطبع حیز کی طرف متحرک ہوگا - اور یہی گویا کشش کی ٹوٹی پھوٹی تعریف ہوگی - پھر بھی ان تمام خدشات کے رفع کرنے کے لئے جو اس میں پیدا ہو سکتے ہیں اور آگے بہت سے مراحل طے کرنے ہوں گے - غرض کہ بہت بڑی دردسری اور دماغ سوزی اور بہت زیادہ وقت صرف کرنے کے بعد متقدمین کا فلسفہ مذکورہ بالا مسئلہ کے متعلق ہماری کسی قدر تسکین کر سکتا ہے میرا مدعا یہ نہیں ہے - کہ میں فلسفہ قدیم کی تحقیر کروں بلکہ اصل منشاء یہ ہے کہ فلسفہ قدیم (جو ایک عظیم الشان چیز ہے) کے طرز پر مذکورہ بالا ہیڈنگ کے تحت میں کچھ لکھنا آسان ہی نہیں ہے اور دلچسپی بھی اس میں کم ہوگی - اگرچہ دونوں طریقے ہم کو ایک ہی نتیجہ پر پہونچانے والے معلوم ہوتے ہیں - مگر فلسفۂ جدید کا بیان اس کے متعلق نہائت صاف اور جلد سمجھ میں آجانیوالا ہے - مذکورہ بالا عبارت میں فلسفہ جدید کی نسبت چند ترجیحی الفاظ اس وجہ سے اور بھی لکھے گئے ہیں - کہ فلسفہ قدیم نے کشش ثقل کے اسباب اور کنہ کے معلوم کرنے کی بہت کوشش کی ہے جو کسی قدر ناکام کوشش ہے - فلسفہ قدیم اس خاص مسئلہ میں ذات باری تعالےٰ اور اس کی وراء الوراء مشئیت و قدرت کا صاف صاف اقرار کرتا ہوا جھجکتا ہے لیکن فلسفہ جدید یا فلسفۂ مغربی (چاہے اس کے بانی دہریہ خیالات والے ہی کیوں نہوں) کشش ثقل کے مسئلہ میں نہائت خندہ پیشانی اور خوشی سے بلاچون و چرا مشئیت خداوندی کا اقرار کرنے کے لئے مستعد پایا جاتا ہے - متقدمین نے کشش ثقل کے اسباب معلوم کرنے میں زیادہ کوششیں صرف کی ہیں اور متاخرین نے کشش ثقل کے نتائج سے زیادہ تر فوائد حاصل کئے ہیں - اس خاص مسئلہ میں فلسفہ قدیم کے طرز پر کلام کرنے میں کسی بہتر نتیجہ پر پہونچنے کی اُمید کم اور کسی گستاخانہ راہ پر چلے جانے کا اندیشہ زیادہ ہے اور متاخرین کی طرز پر کلام کرنا گویا الم نجعل الارض کفاتا کی تفسیر بیان کرنا ہے - پس جو لوگ خدا تعالیٰ اور اس کی ذات و صفات کے قائل ہیں (اور وہی میرے مخاطب بھی ہیں -) وہ اول اس بات کو مان لیں - کہ خدا تعالیٰ نے دقائق یا ذرات اور کل اجسام میں ایسی قوت رکھی ہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو سب آپس میں ملے جلے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف کھچے جاتے ہیں اسی کو کشش اتصال کہتے ہیں - کشش ثقل کے متعلق فلسفیانہ تحقیق کا نہائت مختصر خلاصہ یہ ہے - کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کُن سے مادۂ عالم یا جسم مطلق کو وجود عطا ہوا تو ذراتِ مادہ کو جو فضا میں پریشان تھے منجملہ دیگر خواص کے کشش اتصال بھی فیاضِ قدرت سے عطا ہوئی - کشش اتصال کے باعث ایک ذرہ دوسرے ذرہ سے جا ملا - جب دو مل گئے - تو مثل مشہور ہے "ایک کی وارد دو" ان دونوں کی متفقہ کشش نے قریب کے تیسرے ذرہ کو کھینچکر ملا لیا - چونکہ تین کی طاقت دو سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان تین نے تو اپنے قریب کے اُن دو ذروں کو بھی کھینچ لیا جو پہلے ہی آپس میں مل چکے تھے اسی طرح ذروں کی تعداد اور ساتھ ہی کشش بڑھتی اور دور دور تک ہاتھ صاف کرتی گئی - رفتہ رفتہ ذرات کا ایک بڑا سا گولا بن گیا اسی طرح فضا کے مختلف مقامات میں کشش اتصال سے یہی عمل ہوا اور جابجا لا تعداد منتشر ذرات کے (جو دھوئیں کی طرح پھیلے ہوئے ہوں گے) سمٹ سمٹ کر بہت سے بڑے بڑے گولے بن گئے اب ان گولوں میں بھی کھینچا تانی شروع ہوئی جو بڑا تھا اس نے چھوٹے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس طرح ان کی تعداد کم اور اجسام بڑھنے شروع ہوئے - یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ جس قدر بُعد ہوتا جائے - اسی قدر کشش کا اثر بھی کم ہونا چاہیئے - اس لئے یہ بھی ہوا کہ قریب کے کسی بڑے گولے نے کسی چھوٹے گولے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور دور کے بہت بڑے گولے کی طرف نہ جانے دیا - غرض کہ فضا میں بہت بڑے بڑے گولے بن گئے - مثلاً عطارد - زہرہ - زمین - مریخ - پالس - جونو - وسٹا - مشتری - زحل - ہرشل (یورنیس) نپچون وغیرہ - بعض بہت ہی بڑے بڑے ہوگئے - مثلاً آفتاب سریس - الگول - بل - وغیرہ - اب یہ صورت واقع ہوئی - کہ ان عظیم الشان گولوں میں بھی زور آزمائی شروع ہوگئی - مثلاً نپچون کو آفتاب نے اپنی طرف کھینچا اور کلب الجبار (سریس) نے اپنی طرف آفتاب چونکہ کلب الجبار سے بہت چھوٹا ہے اس لئے آفتاب کی کشش سریس یعنی کلب الجبار کی کشش سے بہت ہی کم ہے - مگر چونکہ نپچون آفتاب سے بہت ہی قریب تھا اس لئے آفتاب کی کشش سریس کی کشش پر غالب آگئی اور آفتاب نے نپچون کو سریس کی طرف جانے سے روک لیا اور دونوں کی کشش سے ایک خاص مقام پر نپچون رہ گیا - اسی طرح زمین کو مشتری نے اپنی طرف کھینچا اور آفتاب نے اپنی طرف لہذا ایک ایسے مقام پر زمین کو رہ جانا پڑا جہاں کششوں کا اثر برابر تھا - اسی طرح چاروں طرف سے ہر ایک گولے کو ایک دوسرے نے کھینچنا شروع کیا - بقول شخصے کسی کا

لہ اس موقع پر ایک فرضی تمثیل کے طور پر عبارت لکھی گئی الفاظ کے تمام پہلوؤں سے اس موقع پر واقفیت نہیں تلاش کرنی چاہئیے -

مول بھاری ہی اور کسی کا قول بھاری - کسی گولے کی جسامت بڑی تھی - مگر کسی قرب زیادہ حاصل تھا - غرض تمام فضا مین کشش کی طنابین کھچ گئین اور جہان جس کو رہنا چاہیئے تھا ٹکر رک گیا - اس ہل چل مین کششون کا اوسط پورا کرنے کے لیے چونکہ ان گولون کو کسی قدر حرکت بھی کرنی پڑی اس لئے ایک کی حرکت نے دوسرے کو بھی متحرک کیا اور پھر سب مین یہی سلسلہ پیدا ہوکر گردشین پیدا ہو گئین - ہم ایک رسی مین کوئی پتھر یا لوہے کا ٹکڑا باندھ کر رسی کا دوسرا سرا اپنے ہاتھ مین لے کر جب اپنے گرد اس کو گردش دیتے ہین تو وہ پتھر یا لوہے کا ٹکڑا دائرہ مین گردش کرتا ہے اور ہم اس دائرہ کا مرکز ہوتے ہین - اسی طرح جن جن گولون یا سیارون کو آفتاب نے کشش کی رسی سے اپنی طرف کھینچا تھا وہ سب آفتاب کے گرد اپنے اپنے دائرہ یا مبلغ دور یا فلک مین گردش کرنے لگے - اسی کی طرف خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے -

کل فی فلک یسبحون - سیارون اور اقمارون وغیرہ کی گردش کرنے اور ان کے جسمون کے گول ہونے کی وجوہات کا بیان ایک جداگانہ مفصل مضمون کا محتاج ہے اگر خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو علم ہیئت کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ علیحدہ کئی دلچسپ مضامین لکھنے کا ارادہ ہے اس وقت چونکہ صرف کشش ہی کے متعلق کچھ لکھنا مقصود تھا اس لئے بہت سی باتون کی ضروری تفصیل بھی نظر انداز کر دی گئی ہے - تاہم اس موقعہ پر اس قدر اور اشارہ کر دینا ضروری ہے - کہ کشش چونکہ آفتاب مین بھی ہے اور زمین مین بھی ہے - جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے - کہ ذرات کے گولے جون جون بڑھتے گئے ان کی کشش بھی بڑھتی گئی یعنی تمام ذرات اور اجسام کے لئے کشش کا ہونا لازمی صفت ہے - پس جس طرح آفتاب زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طرح زمین آفتاب کو اپنی طرف کھینچتی ہے - مگر چونکہ آفتاب کی جسامت کو زمین کی جسامت کے ساتھ وہ نسبت ہے جو ایک مٹکے کو ایک مٹر کے دانے کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے بیچاری زمین کو آفتاب کے گرد طواف کرنا پڑا ورنہ اگر زمین آفتاب سے بڑی ہوتی - تو پھر حضرت آفتاب کو ہی زمین کے گرد گشت و گرداوری کرنی پڑتی - ہان جن اجسام پر زمین کی کشش بوجہ قرب کے غالب ہے - وہان زمین نے بھی ان اجسام سے خدمت لینے مین کمی نہین کی - دیکھو چاند چونکہ زمین سے بہت قریب ہے اور چھوٹا ہے - اس لئے چاند کو ہماری زمین کا طواف کرنا پڑا - مذکورہ بالا عبارت سے بخوبی یہ بات سمجھ مین آسکتی ہے - کہ ذرات کی کشش اتصال نے کیسی کیسی عظیم الشان طاقتین پیدا کر دی ہین - اب اس بات کو سمجھنا چاہیئے - کہ اگر ہم کوئی چیز اوپر کو پھینکتے ہین - تو ہمارے ہاتھ کی طاقت (جس نے زمین کی کشش کا مقابلہ کیا تھا) جب ختم ہو جاتی ہے اور زمین کی کشش اس پر غالب آ جاتی ہے تو اس کو زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے - یعنی وہ چیز زمین پر گر پڑتی ہے - اگر کوئی مانع نہ ہو تو ہر جسم کو زمین اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے - اسی کا نام وزن ہے اور اسی کو کشش ثقل کہتے ہین اور یہی الم نجعل الارض کفاتا کے معنے ہین - جس طرح ہمارے ہاتھ کی طاقت کسی چیز کے اوپر پھینکنے مین زمین کی کشش کے لئے ایک مانع ہے - اسی طرح حرارت جو ذرات اجسام کو پھیلاتی ہے - کشش اتصال کے لئے ایک مانع ہے - قوت نشو و نمائی جو حرارت وغیرہ سے مل کر پیدا ہوتی ہے یہ بھی کشش زمین کے لئے ایک مانع ہے - جو درختون کو اُگاتی اور زمین سے درخت کی چوٹی تک پھلون پھولون اور پتون وغیرہ کے ذرات کو لے جاتی ہے لیکن جس طرح ہمارے ہاتھ کی طاقت جب ختم ہو جاتی ہے - تو زمین کی کشش اپنا کام کرتی ہے - اسی طرح جب کسی درخت کے پھل یا پتے مین وہ مانع قوت نہین رہتی - تو پھر زمین کی کشش درگذر نہین کرتی - فوراً وہ پھل یا پتہ زمین پر گر پڑتا ہے - یعنے زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اسی عمل یعنی ایک سیب کو درخت سے زمین پر گرتے ہوئے دیکھ کر اسحٰق نیوٹن کے دل مین کشش زمین کا خیال پیدا ہوا تھا - اگرچہ سر آئزک نیوٹن نے کسی کر سُن کر یا سیکھ کر کشش زمین کا حال نہین معلوم کیا (اور اسی وجہ سے وہ کشش زمین کی تحقیق کا موجد مانا جاتا ہے) لیکن اوس سے بہت پہلے کشش زمین کا مسئلہ خلفائے عباسیہ کے زمانہ مین مسلمان محققین کا تحقیق شدہ تھا -

مضمون ہذا مین کشش ثقل کے متعلق انتہا سے زیادہ اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے - اگر اس اجمال کی معمولی تفصیل بیان کی جائے - تو ایک مستقل کتاب (جو کئی ابواب پر مشتمل ہو) تیار ہو سکتی ہے - مین نے ایک مضمون مولوی اشرف علی تھانوی اور رسالہ عقلی کے ہیڈنگ سے الحکم مین بہت دن ہوئے - کہ شائع کرایا تھا - اس کی تردید مین کسی پردہ نشین آئی - اے صدیقی لاہور کے کسی غیر مشہور اخبار مین تقریباً ایک سال ہوا کہ ایک مضمون چھپوایا تھا اور مجھ کو سب سے پہلے اب تقریباً ایک ہفتہ ہوا کہ اخی المکرم حضرت اکمل کے ایک مراسلہ سے اس کا حال معلوم ہوا - جی چاہتا تھا کہ اس موقع پر سادہ لوح معترض کی نادانی کا اچھی طرح اظہار کردون اور اس کے مبلغ علم کے تمام بخیے اُدھیڑ ڈالون مگر ایسے بُزدل کو مخاطب بناتے ہوئے اور اس کی باتون کا جواب دیتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے - جو خود ہی تاریک کوٹھڑی مین چھپ چھپ کر بیٹھتا اور وہان سے بادہوائی تیر چلاتا ہے -

ہان! تو بات یہ ہے - کہ زمین پر کے تمام اجسام بھی آپس مین کشش رکھتے ہین جس کو کشش اتصال کہتے ہین اور اس کا بہت سے مشاہدات اور تجربات سے ثبوت ہوتا ہے یہی کشش اتصال جب بڑے پیمانہ مین زمین مین دیکھی جاتی ہے - تو اس کا نام کشش زمین یا کشش ثقل رکھ لیا جاتا ہے -

الراقم

اکبر نجیب آبادی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۳۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۵۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵.۰	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۱۱	۵.	۳	۲	۱	۲

۱- یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے - پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے - اس واسطے اس مین زیادہ رعایت اس سے نہ ہوگی - بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے -

۲- مینجر کا اختیار ہے - کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے -

۳- ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان امور کو بغور مطالعہ فرمالیا کرے -

مسیح موعودؑ کی صداقت مخلص بندوں کو معلوم ہوتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصدر اشفاق مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج مجھے اپنی حالت ایسے وقت میں یاد آئی جبکہ نادان لوگوں نے بہت سوال کئے۔ کہ مسیح قادیانی کی بیعت سے کوئی بیمار شفایاب ہوا۔ مجھے قسم ہے اسی ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اپنی طرف سے ایک ذرہ بھی کہونگا۔ تو بقول مسیح علیہ السلام یہی دُعا مانگتا ہوں۔ ؎

پارہ پارہ کن من بدکار را ٭ شاد کن این زمرۂ اغیار را کا مصداق ہو جاؤں

۱۹۰۶ء جبکہ مجھے بخار نے تین ماہ تک سخت لاچار کیا۔ میرا علاج اس وقت حکیم چراغدین صاحب و امام الدین مرحوم جموں والے کر رہے تھے۔ اونھوں نے مجھے تپ دق قرار دیا سنتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ ساتھ ہی درد سینہ کا سخت زور تھا۔ جس سے مجھے مسلول ہو جانے کا بھی فکر پڑا۔ میں ایک دن سخت اضطراب کی حالت میں ہو کر اپنے معمول پر ظہر کے وقت وضو کر کے دروازے بند کر کے نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز ادا کی اپنی جان سے ناامید ہو کے مغفرت کی دعا مانگی۔ اور اسم اعظم فرمودہ مسیح موعود علیہ السلام سینکڑوں دفعہ پڑھا اور اس قدر رویا کہ بیتاب ہوگیا۔ اس وقت مولانا و سیدنا مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل جو میرے خاص مہربان اور دلی محب ہیں۔ عیادت کے واسطے حسب معمول آئے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں خاموش ہوگیا۔ پھر آواز دی۔ آخر بہت زور سے پکارا۔ میں نے دروازہ کھولتے ہی زار زار چلانا شروع کیا۔ آپ نے بہتیرا حوصلہ دیا۔ میں سخت بیقرار ہوگیا مگر دل میں فکر اپنے معصیت کی تھی۔ خیر تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب تشریف لے گئے میں اسی مصلے پر سو گیا۔ اس وقت مجھے خواب آئی۔ کہ میرے ماموں جی میرے پاس چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور دو تین آدمی بھی موجود ہیں اور میں اپنی تکلیفیں بیان کر رہا ہوں۔ اتنے میں کسی نے آکر خبر دی۔ کہ ایک بزرگ تیری خبر گیری کے واسطے تشریف لائے ہیں۔ سنتے ہی میرا دل بشاش ہو گیا۔ اتنے میں وہ بزرگ آکر میرے سرہانے بیٹھ گئے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضرت اسم شریف؟ آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت میرزا سلطان سکندر صاحب۔ میں نے کہا کہ آپ کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ فرمایا۔ قادیان عرب میں۔ ان کا یہ فرمانا تھا۔ کہ میرا زار زار رونا۔ پھر عرض کی کہ آپ کے ہوتے میرا یہ حال ہو۔ آپ نے میری پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ تمہاری دوائی بالکل سہل ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا نام ہے۔ فرمایا۔ کہ وہ ڈھونڈنے والے کو بازار سے بالکل سستی ملتی ہے۔ وہ ایک چھوٹی سی (اگنڈی) ہے۔ جس کا نام ہے خیر الزاد التقویٰ وہ گھس کر دو چار دفعہ پی لیا کرو۔ بالکل آرام ہو جائے گا اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اس مہلک مرض سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ کہہ کر آپ رخصت ہوگئے اور میں بیدار ہو گیا!!!

رات کے بارہ ۱۲ بجے پھر بھی دکھائی دیا۔ پھر چار ۴ بجے بھی دکھائی دیا اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ اس کو جلدی گھس کر پیو۔ تاکہ آج ہی آرام ہو جاوے۔ میں فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ وضو کر کے تہجد کی نماز ادا کر کے دعا مانگی اور دل میں ٹھان لیا کہ تقویٰ سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے قسم ہے خدائے عزوجل کی۔ اسی روز سے مرض گھٹتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک ہفتہ میں وہ بیماری بالکل رفع ہوگئی۔

پھر تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ کہ میرے ماموں جی میر حامد شاہ جو مسیح کے مخالف ہیں پیچش اور بخار سے سخت بیمار ہوگئے۔ یہاں تک کہ جینے کی اُمید نہ رہی۔ جس رات کو سخت مایوسی ہوگئی تھی۔ مجھے بھی دعا کے واسطے کہا گیا۔ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے۔ رات کو مجھے دکھائی دیا ہے۔ کہ ایک عمدہ نورین مکان میں ایک بزرگ ہیں۔ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کا اسم شریف کیا ہے۔ لوگوں نے کہا تمہارے مرشد ہیں اور عالم کے سردار ہیں۔ میں نے کہا کہ آخر نام بھی کچھ ہوگا۔ کہا گیا ان کا نام میرزا رسول اللہ سلطان اعظم بیگ ہے۔ میں نے درود پڑھنا شروع کر دیا اور آگے بڑھ کر سلام کیا۔ آپ کے منہ سے علیکم السلام نکلا۔ میں نے بڑے ماموں جی میر احمد شاہ صاحب کو اشارہ کیا کہ عرض کرو۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ مجھے اس سے پیشتر سخت جھڑک ہوئی ہے۔ پھر میں نے سرکی سے آگے ہو کر عرض کی۔ آپ نے سخت جوش میں آکر فرمایا۔ کہ اس کو کہدو۔ کہ چراغدین شیطان فرعون عیسائیوں کے باپ کو بلاوے اور اس سے دعا کراوے۔ وہ اس کا یار ہے۔ میں نے کہا کہ وہ تو جناب کی دُعا سے مر گیا ہے۔ مہربانی کر کے آپ ضرور اس کیواسطے ایک نسخہ عنائت فرماویں۔ کیونکہ یہ میرا رشتہ دار ہے۔ اور بہ مجھے آپ کی طرف نہائیت مجبور کر رہا ہے۔ آپ نے تھوڑی دیر خاموش ہو کر فرمایا کہ اچھا تمہارا آنا میرے لئے شرم کا موجب ہے۔ مگر آئیندہ ایسی سفارش نہ کیجو۔ پھر آپ نے قلم دوات لیکر ایک کاغذ کی بندی جس کا طول کوئی دو گز ہوگا اور عرض کوئی ۹ انچ ہوگا۔ ایک نسخہ لکھ کر میرے حوالے کیا اور فرمایا۔ کہ آہستہ آہستہ شفا پائیگا۔ میں نے وہ نسخہ لے کر بڑے ماموں جی کو دکھایا۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ مختلف جگہ سے قرآن کریم کی آیات لکھی ہیں پڑھتے پڑھتے میں بیدار ہو گیا۔ اس وقت یہ خواب سنا دی۔ اور تسلی دیدی۔ اس وقت سے بارہ روز تک میر حامد شاہ شفایاب ہو گیا یہ خواب میں نے اپنے استاد خلیفہ نور الدین صاحب کے بھی اسی وقت عرض کر دی تھی۔ جب میں نے دیکھی تھی۔ ان باتوں سے وہ شخص یقین نہیں کرے گا جس کے صفات ابوجہل سے ملتے جلتے ہوں گے۔ ہائے افسوس کہ دنیا اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتی اور حق کا راستہ اختیار نہیں کرتی۔ خدا ہم سب کو ہدایت دیوے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اُمت میں شامل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا دے۔ آمین ثم آمین

نظم

الٰہی عشق مہدی میں میرا ثابت قدم نکلے
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قربان جلتے دم
ترے دارالامان کی اے مسیحا خاک سرمہ ہو
جبھی آتا مزا ہے عشق کا تیرے اگر ہم پر
بہشتی مقبرہ کو دیکھ کر آتا نظر ہے یہ
تونگر ہو گئے سارے جو تھے مفلس زمانہ کے
تو مہدی راہ رووں کا اور مسیحا ہو مریضوں کا
ترے دست مبارک پہ شرف گر ہوں ملاں
یہ ہے مشہور چمگادڑ کی آنکھوں میں کراہت ہے
زبان حال میں دہلی سے اک بابا پکارا ہے تھی
جب آیا نائب احمد نبیؐ کے خاص وعدہ پہ
مسیحا نے ہر اک کے علم اور تقویٰ کو جانچا ہے
تری تصدیق کیونکہ ہو اگر ہر اک موافق ہو
ترے دامن سے چھوٹے ای مسیحا ہو گو مسعود

تمنا ہے میرے دل کی کہ اس کوچہ میں دم نکلے
یہی اسلام کی خدمتیں عاجز سے رقم نکلے
کہ جس کو ڈال کر آنکھوں میں روشن چشم ہم نکلے
دہن سے فرقۂ دجال کے سب دشتم نکلے
کہ لاکھوں اس چمن ہے میں باغ ارم نکلے
نہ ہوں کیونکر تونگر جب ترا دستِ کرم نکلے
صدائے آسمانی حق میں تیرے دمبدم نکلے
تو کیا ہوگا اگر انکار پر وہ یک قلم نکلے
چمکتا شرق سے خورشید کا جبکہ علم نکلے
الٰہی ان دنوں ہم پر کوئی خیر الامم نکلے
تو حق کے سامنے بابا بھی خر توت ذرتم نکلے
بڑے تھے پیٹ جن کے انکے بھی خالی شکم نکلے
بھلا احمدی کی بیعت میں سبھی ثابت قدم نکلے
اگر گردن کش آئے سر کو آخر کر کے خم نکلے

خاکسار مسعود از جموں

اس نقشہ کی طرز ایجاد میاں نور احمد صاحب سہارنپوری کی ہے اور اس نقشہ سے لی گئی ہے۔ جو لکھنؤ کے ہفتہ وار تفریح میں چھپا ہے لیکن اوقات وہ ہیں جو قبل ازیں اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں۔ ایڈیٹر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں عبد اللہ صاحب - تحصیل پھگواڑہ
میاں رحیم بخش صاحب خیاط - گوجرات
میاں محمد دین صاحب - گورالی - گجرات
میاں عبد العزیز صاحب ہلال پور - شاہ پور
میاں ابراہیم صاحب معہ اہلیہ کامل پور
میاں محمد حسن صاحب کمال ڈیرہ کندہ پارہ حیدرآباد
میاں شمس الدین صاحب - مانڈلے برہما
میاں غلام نبی صاحب " " "
میاں کریم بخش صاحب " " " "
میاں محمد علی صاحب شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور
میاں برکت علی صاحب " " " "
میاں رحیم بخش صاحب " " " "
مولوی عزیز اللہ خان صاحب - محرر پولیس ایبٹ آباد
مسماة امام بی بی - بلب گڈھ
میاں محمد یعقوب صاحب بلب گڈھ
میاں اسحٰق صاحب " "

رسید زر

۱۹ - ستمبر ۱۹۰۷ء ۱۲۲۵ - میر اکبر صاحب ۔/
۱۹ " " ۱۱۱۸ آلٰہی بخش صاحب ۔/
۱۹ " " ۱۲۰۲ خیر الدین صاحب ۔/
۲۰ " " ۱۱۳۱ عبد القادر صاحب ۔/
۲۰ " " ۱۷۱۰ چودہری عنایت اللہ خان ۔/
۲۰ " " ۱۰۰۱ - پیر برکت علی صاحب ۱۲/
۲۱ " " ۱۸۰۵ - وزیر علی صاحب ۔/
۲۱ " " ۱۱۳۳ - ارشاد علی صاحب ۔/
۲۳ " " ۱۸۰۸ - شہامت علی صاحب ۔/
۲۳ " " ۱۴۸۷ - مولوی عبد الرحمٰن صاحب ۔/
۲۴ " " ۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ۔/
۲۴ - ستمبر ۱۹۰۷ء - ۸۸۷ غلام محمد صاحب ۔/
۲۴ " " ۸۶۵ - محمد متقبل صاحب ۔/
۲۴ " " ۸۴۲ - مولوی فضل آلٰہی صاحب ۱۵/
۲۶ " " ۱۸۱۰ - نور دین صاحب ۔/
۲۶ " " ۱۸۰۹ - برکت علی صاحب ۔/
۲۷ " " ۱۰۷۳ - حکیم محمد بخش صاحب ۔/
۲۷ " " ۸۵۰ - عبد الرزاق صاحب ۔/
۲۷ " " ۸۳۵ محمد دین صاحب ۔/
۲ - اکتوبر ۱۹۰۷ء ۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ۔/
۲ " " ۹۱۱ - حامد حسین خان صاحب ۔/
۲ " " ۱۲۳۰ مریم واعظ صاحبہ ۔/
۲ " " ۸۶۷ - باغ الدین صاحب ۔/
۲ " " ۵۸۰ - احمد حسن صاحب ۔/
۳ " " ۱۸۱ - غلام حسین صاحب ۔/
۴ " " ۹۱۶ - شیخ محمد افضل صاحب ۔/
۴ " " ۹۲۳ - بابو محمد حیات صاحب ۔/

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیون کی جو تجارتی ٹھیکداری (مثلاً میٹ - منشی - دوکاندار) کامون مین مہارت رکھتے ہون - ضرورت ہوگی - اور نیز دو کاشتکار تنخواہ صر ناخواندہ اور خواندہ سے ۔ خصوصاً احمدیون کیلئے اطلاع ہے

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدھو ضلع ملتان

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے - مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے - اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین - اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین - نکاح کی خواہش رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین -

۹ - گوہیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار - گجرات گوجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین -

اکمل آف گوہیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط - لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۶ - ۲۰ سال کے درمیان ہو -

راقم - ن - و - خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو -

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کاسر احمدی - الا دادا دا ے قیمت ۲ر

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمت ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب بریلوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱ر

القول الصحیح — اردو نظم - در تائید مسیح موعودؑ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین قیمت ۴ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی سلسلہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۲ر

الوصیّۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیّت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین -

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ - دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر پرکن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمۃ ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پہ بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۱ر

البرہان الصحیح فی تائید المسیح — مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب در تائید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قیمت [illegible]

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا - طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میرے بائین طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا سے کئے گئے - لیکن بہت کم فایدہ مند ہوئے یا عارضی فایدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال مین نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً ان کا استعمال کرتا ہون - ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین - میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہین آئی - میری تحریک پہ میرے بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ مین نے - مین حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہون - کہ انہون نے مجھے ایسی دوائی دی

راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) (سابق پرنسل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کی تصدیق دے رہا ہے - یہ گولیان تمام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دماغ بوجہ کثرت مطالعہ کتب و دیگر امور مثلاً خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہون انشاء اللہ تعالیٰ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گھنٹون کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جائیگی یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ - بیس گولی ایک روپیہ - علاوہ برین اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین جن کی کیفیت مفصل فہرست سے معلوم ہوسکتی ہے از انجملہ سرمہ عجیب دھند - جالا - پھولا - خارش چشم - درد - آنکھون سے پانی جاری ہونا - ڈھلکہ پن اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے - فی تولہ ۱۲ر

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرحہ فی بکس ۱۲ر سفوف جریان دو ہفتہ کے لئے ۱۲ر

سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بے کل بےچین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور شکم معدہ مین گاہ گاہ درد و سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو - ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس عمر - پتہ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہون - محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار -

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ دیسنگھ - گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھپا -